Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

اقبال کے اِملائی اُسلوب کا تنقیدی مطالعہ

A Critical Study of Iqbal's Writing Style

طالب حُسین ہاشمی
پی ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ اقبالیات، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان
ڈاکٹر سید شیراز علی زیدی
نگران اُمور شعبہ اقبالیات، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، پاکستان

Talib Hussain Hashmi
Doctoral Candidate, Iqbal Studeis, Allama Iqbal Open University, Islamabad.Pakistan
Dr. Syed Shiraz Ali Zaidi
Incharge, Department of Iqbal Studies, Allama Iqbal Open University, Islamabad.Pakistan

Abstrat

It is an important for every language that its rules of spelling (Imla) are disciplined and those rules are based on correct principles. Imla is actually the use of correct letters in words. The method that is used to write these letters is called ``script". This is also abbreviated as drawing the exact picture of the words, so their forms will keep changing. Therefore, in Urdu spelling, the order of letters included in a word, form and their pairs are of fundamental importance. When the use of any language increases and different people write it, the word is written at will due to ignorance of the clear rules of the language or their non-existence. When different people start writing a word according to their own will, the spelling becomes prone to differences and mistakes.

Key Words: language, disciplined, abbreviated, drawing, fundamental, ignorance, non-existe, differences and mistakes.

ہر زبان کے لیے ضروری ہے کہ اُس کے املا کے قاعدے ہوں اور اُن قاعدوں کی بنیاد صحیح اُصولوں پر ہو۔ املا دراصل، لفظوں میں صحیح صحیح حرفوں کے استعمال کا نام ہے۔ جو طریقہ اِن حرفوں کے لکھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، وہ ''رسم خط'' کہلاتا ہے۔ کسی بھی زبان کا استعمال جب بڑھتا ہے اور مُختلف لوگ اسے تحریر کرتے ہیں تو زبان کے واضح قواعد سے لاعلمی یا ان کے موجود نہ ہونے کے باعث اپنی مرضی سے لفظ کو تحریر کر دیا جاتا ہے۔ مختلف لوگ جب اپنی اپنی مرضی سے کسی لفظ کو تحریر کرنے لگتے ہیں تو اس کی وجہ سے املا اختلافات اور غلطیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔ اور اسی غلط املا کی تقلید ہونے لگتی ہے جو رواج بن جاتی ہے۔ اُردو نے جب بولی سے زبان کے مدارج طے کرنا شروع کیے اس کا استعمال بڑھا، زبان کے مقام پر فائز ہونے کے بعد یہ تحریر میں استعمال ہونا شروع ہوئی۔ مختلف لوگوں نے مختلف املا لکھا۔ وہ تحریر جب کسی دوسرے نے پڑھی تو وہ املا اس کے لیے سند بن گیا۔

> ''اِملا کے لغوی معنی ہیں لکھنا، لکھوانا اور رسّی دراز کرنا۔ زبان کی اصطلاح میں '' املا'' سے مراد کسی لفظ کو مقررہ ضابطوں کے ساتھ اس طرح لکھنا ہے بولنے اور پڑھنے میں اُسے صحیح تلفظ کے ساتھ ادا کیا جا سکے۔''(۱)

> ''کسی زبان کو لکھنے کی معیاری صورت'' کا نام ہے اور ''رسمِ خط کے مطابق، صحّت سے لکھنے'' کا نام املا ہے۔''(۲)

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

"املا" کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ ایک شخص بولے اور دُوسرا اُسن کر لکھے۔ جسے انگریزی میں ڈکٹیشن(Dictation) کہتے ہیں۔ بیسویں صدی کی ابتدا سے جب نثر اور نظم کے ساتھ ساتھ دیگر عُلوم پر بھی کتب شائع ہونے لگیں اور غیر ملکی زبانوں کی کُتب کے اُردو ترجمے ہونا شروع ہوئے تو اُردو املا کا اختلاف بھی پڑھے لکھے افراد کے سامنے آنے لگا۔ انھوں نے اس پر غور و خوض کیا اور اصلاحِ املا کے کام کی ابتدا کی تاکہ اُردو املا میں یکسانیت پیدا کی جا سکے۔

"اُردو املا کی اصلاح کی طرف مولانا احسن مارہروی نے سب سے پہلا قدم اٹھایا۔ رسالہ فصیح الملک مئی ۱۹۰۵ء میں اصلاحِ املا کے حوالے سے تجاویز دیں۔ بعد میں دیگر اہلِ علم کی توجہ بھی مبذول ہوئی۔ مگر یہ کوششیں اِنفرادی تھیں۔ ہندوستان میں پہلی باضابطہ اصلاحِ املا کے لیے انجمن ترقی اُردو نے کوشش کی۔ اصلاحِ رسم الخط کے سلسلے میں کل ہند، انجمن ترقی اُردو کی کمیٹی کا اجلاس ۲۲ مارچ ۱۹۴۳ء کو دہلی میں ہوا۔ اِس کمیٹی نے اُردو اصلاح پر بحث کی اور اپنی تجاویز مرتب کیں۔ پھر ان تجاویز کو کل ہند اردو کانفرنس ناگ پور میں "مجلس اصلاح رسم الخط نے ۲۱ جنوری ۱۹۴۴ء کو منظور کیا۔"(۳)

اقبال کے ہاں کوئی ایک واحد اُسلوب بیان نہیں ہے بلکہ ان کے ہاں شعری اسالیب کا ایک نگار خانہ نظر آتا ہے۔ ایسا غالباً اس لیے ہے کہ ہر تجرباتی نظم ایک مخصوص کردار رکھتا ہے اور اسی لیے ایک مُنفرد اندازِ بیان کے وضع کرنے اور تراشنے پر شاعر کو اُکسانا اور آمادہ کرنا ہے۔

"اُسلوب سے مراد "اظہار کا فن" ہے۔ اُسلوب سے مراد "اعلیٰ مقصودِ ادب" ہے۔"(۴)

"اسلوبیات کا بنیادی تصوّر اُسلوب ہے۔ اُسلوبیات کا بنیادی تصوّر یہ ہے کہ کوئی خیال، تصور، جذبہ یا احساس زبان میں کئی طرح بیان کیا جا سکتا ہے۔"(۵)

"اقبال کے ہاں ایک معروف اندازِ بیان کو ہم خطیبانہ کہ سکتے ہیں۔ اِس طرح کا انداز بیشتر صُورتوں میں کوئی نہ کوئی PUBLIC REFERENCE رکھتا ہے۔ یعنی یہاں اَبلاغ کا مورد چند گنے چنے، محدود و مخصوص حلقے کے افراد نہیں ہوتے بلکہ اس شاعری کا مرجع ایک بڑی اکائی ہوتی ہے۔" (۶)

اِقبال ایک صاحبِ طرز اُسلوب نگار ہیں اور اس طرزِ بیان کا بُنیادی وَصف حکیمانہ ہے جسے اتنی خُود اعتمادی اور بصیرت کے ساتھ اُردو میں کسی نے نہیں برتا تھا۔

اگرچہ یہ بات اقبال نے سید سلیمان ندوی کی نثر کے بارے میں کہی ہے کہ

"آپ کی نثر معانی سے معمور ہونے کے علاوہ لٹریری خوبیوں سے بھی مالا مال ہوتی ہے۔ لیکن یہ بات خُود ان کی نثر اور اُسلوب نگارش پر زیادہ صادق آتی ہے۔"(۷)

رشید حسن خاں رَقم طراز ہیں:۔

"اقبال کے اُردو فارسی مجموعے بھی اُن کی حیات ہی میں بار ہا چھپے ہیں اور بعد میں بھی چھپتے رہے ہیں۔ اب اگر کوئی صاحب اُن متفرق مجموعوں کو یک جا کر کے کُلیات کے نام سے چھاپ دیں، تو اُس بڑے مجموعے کو اُن چھوٹے متفرق مجموعوں کی نقل تو کہا جا سکتا ہے، مگر اسے کلامِ اقبال کا ایسا مجموعہ نہیں کہا جائے گا جسے اُصول تدوین کے تحت مرتّب کیا گیا ہو۔ اس وقت تک صورتِ حال یہ ہے کہ 'کلّیات' کے نام سے کلامِ اقبال کے جو مجموعے چھپے ہیں، وہ پچھلے متفرق مجموعوں کی محض نقلیں ہیں اور یہ نقلیں بھی اغلاط سے خالی نہیں۔"(۸)

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

''علامہ اقبال کے دور میں اُردو املا سیّال حالت میں تھا۔متعدد الفاظ کی قدیم اِملائی صورتیں رائج تھیں،البتہ بعض الفاظ،صورت بدل کر نئی شکل اختیار کر چکے تھے۔بعض ہم عصر شعرا اور ادبا کی طرح اقبال کے ہاں بھی،املا میں بے ضابطگی اور بے قاعدگی کی مثالیں ملتی ہیں۔''(۹)

''اقبال کے انتقال کے بعد چودھری محمد حُسین کی زیر نگرانی ''ارمغانِ حجاز'' کی اشاعت ہوئی۔چودھری محمد حُسین کی زیرِ نگرانی ارمغانِ حجاز کی ترتیب وتدوین اور کتابت بھی کی۔چودھری محمد حسین کی زیرِنگرانی شائع ہونے والی کتب اس لحاظ سے زیادہ اہمیت کی حامل ہیں کیوں کہ ان ایڈیشنز کی پلیٹیں محفوظ کر لی گئیں تھی۔شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور نے جو بھی علامہ اقبال کے شعری مجموعے چھاپے،اُن سب مجموعوں میں یہی پلیٹیں استعمال ہوئیں۔''(۱۰)

متن کی صحت کے بارے میں ڈاکٹر جاوید اقبال لکھتے ہیں:

''بار بار سنگ سازی کے باعث کچھ غلطیاں رُوپذیر ہو گئی تھیں،جنھیں اوّلیں نسخوں سے مقابلہ کر کے درست کیا گیا۔اس کے باوجود بعض مقامات پر تصحیح کے لیے مجھے خاصی محنت کرنی پڑی۔''(۱۱)

''ڈاکٹر جاوید اقبال نے کتابت کے سلسلے میں مولانا غلام رسول مہر کی رہنمائی اور بعض مقامات کی تصحیح میں اُن کے تعاون کا ذکر کیا ہے۔کُلیاتِ اقبال کی کتابت کی تصحیح وغیرہ مولانا غلام رسول مہر نے کی اور صادق دلاوری نے بھی اس میں ہاتھ بٹایا۔چناں چہ کلیات سے پہلے اڈیشنوں کی اغلاط کی تصحیح ہو گئی ہے۔''(۱۲)

ڈاکٹر جاوید اقبال اس ضمن میں رقم طراز ہیں:

''علامہ اقبال کی شاعری کے مجموعے اب تک جتنے ایڈیشن شائع ہوئے ہیں وہ سب کے سب اُنھیں پلیٹوں سے طبع ہوتے رہے جنھیں علامہ اقبال نے خود اپنی نگرانی میں تیار کروایا تھا۔اس لحاظ سے یہ پلیٹیں حضرت علامہ اقبال کے دوسرے تبرکات کی طرح عزت وحُرمت کا مقام رکھتی ہیں۔''(۱۳)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی ''اقبالیات: تفہیم وتجزیہ''میں رقم طراز ہیں:۔

''جو شخص اپنے کلام کی کتابت تک کے بارے میں ایک واضح تصور رکھتا ہو اور اس سلسلے میں حسّاس بھی ہو،اُس کے کلام کی ترتیب میں متذکرہ بالا نوعیّت کی تبدیلیاں،تقدیم وتاخیر اور ایک حصے پر'رباعیات'کا نیا عنوان قائم کرنا بالکل بے جواز اور ناجائز ہے بلکہ،اس کے ساتھ ظلم اور زیادتی ہے۔چناں چہ مرتّبین یا ناشر کو کسی صورت بھی علامہ اقبال کی قائم کردہ ترتیب کلام کو بدلنے کا حق نہ تھا۔''(۱۴)

''کسی خرابی کی اصلاح بروقت نہ کی جائے تو اس سے مزید خرابیاں جنم لیتی ہیں۔راقم نے ۱۹۸۲ء میں نسخہ غ ع (شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور) میں،ترتیب کلام میں تحریف،املا،کتابت اور لفظی غلطیوں کی نشان دہی کی تھی۔مگر ناشر کی بے نیازی،بے اعتنائی اور تغافل خوب ہے کہ ابھی تک اُن کی درستی کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔ ۱۹۹۰ء کے نسخہ اقبال اکادمی میں املا،

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

کتابت اور لفظی اغلاط تو دُرست کر دی گئیں، مگر ترتیبِ کلام کو بدلنے کی جو بدعت، پہلی بار نسخہ غ ع میں اختیار کی گئی تھی
(۱۵)"

علامہ محمد اقبال کے شعری مجموعوں (بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم، ارمغانِ حجاز) میں اِملائی اُسلوب کی اَغلاط موجود تھیں۔ اِن اغلاط کی درستی کی گئی ہے۔ اِن اَغلاط کی درستی کرنے کے لیے بیاض اور ابتدائی نسخوں سے مدد لی گئی تھی۔ کلامِ اقبال کے حوالے سے جب ہم املائی اُسلوب پر بحث کرتے ہیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اقبال کے کلام میں املا کا فرق بہت زیادہ ہے۔ بانگِ درا کی اشاعتِ اوّل میں اِملا کی ۱۱۰ اغلاط تھیں۔ دوسری بار بانگِ درا ۱۹۲۶ء کو خط نسخ میں چھاپنے کی تجویز ہوئی۔ کلام میں کچھ اغلاط کی اصلاح ہو گئی ہے۔ مزید برآں غلطیاں بھی رُوپذیر ہو گئی ہیں۔ تیسرا ایڈیشن چار سال کے وقفے سے ۱۹۳۰ء میں شائع ہوا۔ مگر املا کی غلطیاں اسی طرح ہوتی رہیں۔ پہلے اور دوسرے ایڈیشن کی بیشتر اغلاط کتابت بھی بدستور موجود رہیں۔ بالِ جبریل کی تین بار اشاعت ہوئی اور اس میں (۱۷) اَغلاط املا کی بار بار ایڈیشن میں شامل ہوتی رہیں۔ ضربِ کلیم کی جب اشاعت ہوئی اس میں املا کی (۲۵) اغلاط موجود تھیں۔ نومبر ۱۹۳۸ء میں ارمغانِ حجاز کی اشاعت ہوئی اس میں صرف کتابت کی دو اغلاط تھیں۔

اقبال کے کلام میں اِملا کا انداز مختلف کتابوں میں مختلف تھا۔ بعد کے ایڈیشنز میں ترامیم ہوتی رہیں اور بہت زیادہ اِملا کی درستی بھی کی گئی۔ علامہ اقبال کی زندگی میں شائع ہونے والے اُردو مجموعوں میں ("بانگ درا"، "بال جبریل"، "ضرب کلیم") میں املا کی بہت زیادہ غلطیاں سامنے آئیں اور ان میں سے مندرجہ ذیل چند مثالیں پیش خدمت ہیں جس سے ظاہر ہو گا کہ اقبال کے شعری مجموعوں میں اِملا کی کتنی اغلاط موجود تھیں۔ نومبر ۱۹۷۳ء میں شیخ غلام علی اینڈ سنز پبلشرز، لاہور نے کلیاتِ اقبال اُردو چھاپا جس میں مندرجہ ذیل اغلاط کی درستی کر دی گئی تھی۔

بانگ درا میں املائی اُسلوب کی غلطیاں اور ان کی درستی

صفحہ	سطر	غلط	کلیات کا صفحہ	سطر	صحیح
۸	۹	خذف	۲۹۹	۹	خزف
۳۷	۳	۳۳ھ	۳۱۴	۲	۱۹۳۳ء
۶۰	۹	مرگِ حیاتِ بے شرف	۳۳۱	۱۳	مرگ، حیاتِ بے شرف
۹۱	۱	اِرنی	۳۵۴	۷	اَرِنی
۹۴	۷	آئینہ	۳۵۵	۱۴	آئنہ
۱۰۱	۴	غرقاک	۳۶۱	۱۵	عرقناک
۱۱۱	۶	آئینۂ	۳۶۹	۱۵	آئنۂ
۱۴۷	۵	تزلّزل	۴۰۰	۹	تزلزل
۱۵۱	۹	طبلساں	۴۰۳	۹	طیلساں
۱۵۹	۷	قال واقوال	۴۰۹	۱۳	قال واقول
۱۸۰	۳	رازوزبوں	۴۲۶	۳	زاروزبوں
۱۸۶	۷	فایتِ	۴۳۱	۵	غایتِ

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۲۱۷	۹	از	۴۵۶	۵	ار

ضربِ کلیم میں املائی اُسلوب کی غلطیاں اور ان کی درستی

صفحہ	سطر	غلط	کلیات کا صفحہ	سطر	صحیح
۵۵	۱	جینوا	۵۲۰	۳	جنیوا
۹۱	۱۰	آئینۂ	۵۵۵	۱۲	آئنۂ
۱۳۵	۳	کلیم الٰہی	۵۹۶	۵	کلیم اللّٰہی

متن کی تصحیح کے سلسلے میں کلیات کو "اولین نسخوں سے مقابلہ کر کے درست کیا گیا۔اولین نسخوں سے موازے میں کوئی حرج نہیں مگر اُنھیں معیار بنانا اس لیے غلط ہے کہ اُن میں بھی، کثیر تعداد میں کتابت اور املا کی اغلاط موجود ہیں۔اس کے سوا، اقبال نے اپنی کتابوں کے پہلے ایڈیشنوں میں ترامیم بھی کیں۔ یوں بھی اُصول تحقیق کی رو سے، اگر مصنف کی زندگی میں کسی کتاب کے متعدد اڈیشن چھپے ہوں تو، پہلے نہیں بلکہ آخری اڈیشن کے متن کو معیاری تسلیم کیا جائے گا۔جب کلیات اقبال شائع ہوئی تو مندرجہ بالا اغلاط کی درستی کی گئی۔کتابت اور اشاعت کے مرحلہ سے گزرنے کے بعد پھر کچھ اقبال کے کلام میں املائی اُسلوب کی غلطیاں پائی گئیں جو مندرجہ ذیل ہیں:۔

بانگ درا میں املائی اُسلوب کی غلطیاں اور ان کی درستی:

صفحہ	سطر	صحیح	کلیات کا صفحہ	سطر	غلط
۴۲	۹	جائے	۵۲	۹	نہ جائے
۵۹	۸	پڑتی ہو	۶۵	۱۲	پڑتی ہے
۲۲۶	۱	مسلماں	۲۰۳	۴	مسلمان

بال جبریل میں املائی اُسلوب کی غلطیاں اور ان کی درستی:

صفحہ	سطر	صحیح	کلیات کا صفحہ	سطر	غلط
۱۵	۴	غمزۂ	۳۰۳	۵	عمرئہ
۴۷	۵	فقیہ	۳۲۲	۲	فقیہہ
۶۲	۴	جدا ہو	۳۳۲	۱۴	جدا ہوں
۷۹	۳	بے ذوقِ نمود زندگی، موت	۳۴۵	۱۰	بے ذوقِ نمودِ زندگی، موت
۸۶	۱۱	چمن	۳۵۱	۷	چُمن
۹۵	۱	میری	۳۵۷	۵	مری
۱۳۳	۱	میں	۳۹۰	۵	مبین
۱۳۵	۴	لذتِ تجدید	۳۹۱	۱۶	لذتِ تجدیدہ

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۲۰۹	۱۰	ابوالعلا معرّی عربی زبان کا شاعر	۴۴۸	-	کلیات میں یہ الفاظ محذوف ہیں

ضربِ کلیم میں املائی اُسلوب کی غلطیاں اور ان کی درستی:

صفحہ	سطر	صحیح	کلیات کا صفحہ	سطر	غلط
۱۳	۱۱	نگیں	۴۸۳	۸	نگین
۵۷	۷	بدخشان	۵۲۲	۷	بدخشاں
۸۷	۵	فقر کی تمامی	۵۵۰	۲	فقر کی غلامی
۱۰۳	۶	مسلماں	۵۶۷	۶	مسلمان
۱۲۲	۴	جمال وزیبائی	۵۸۵	۱۰	جمالِ زیبائی

ارمغانِ حجاز میں املائی اُسلوب کی غلطیاں اور ان کی درستی:

صفحہ	سطر	صحیح	کلیات کا صفحہ	سطر	غلط
۲۱۳	۵	تمنّائوں	۶۴۷	۵	تمنّاوں

اسرارِ خودی میں املائی اُسلوب کی غلطیاں اور ان کی درستی:

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
سرورق	آخری	طبع کردید	طبع گردید
ج	۱۰	مسحق	مستحق
۱۰	۲	پَے	پئے
۱۶	۲	نگہت	نکہت
۱۶	۴	بیرون	بیروں
۲۰	۴	حیاتِ تعینات	حیات و تعینات
۲۲	۴	شیرین	شیریں
۲۲	۵	مصرع اول: پروانہا	پروانہ ہا
۲۲	۵	مصرع ثانی: پروانہا	پروانہ ہا
۲۶	۱	جلوہا	جلوہ ہا
۲۶	۲	تاب نمو	تابِ نمو
۲۸	۶	موسی	موسیِ
۵۶	۲	مائواو	ماواو
۵۶	۴	ازحویش	ازخویش

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۵۶	۵	خون آشام	خوں آشام
۵۶	۶	نحس	نحسِ
۵۸	۱	ضعیفاں۔ خسراں	ضعیفان۔ خسران
۷۸	۱	دولتِ	دولت
۷۸	۲	ماوطیں	ماءوطین
۷۸	۳	لااِلٰہ	لااِلَہ
۷۹	۶	ہجرت آموز وطن	ہجرت آموزووطن
۸۱	۱	الٰہیؔ	الٰہیٰ
۸۱	۳	لایبلی	لایبلیٰ
۱۱۴	۴	صحرائُو دشت	صحراودشت
۱۱۵	۴	آذر	آزر
۱۱۶	۵	ازرم ست	ازرم است
۱۱۹	۱	طلاطم	تلاطم
۱۳۰	۱	آئنہؔ	آگہی
۱۳۲	۴	نغمہائے	نغمہ ہاے
۱۴۸	۶	بالائو	بالاو
۱۵۵	۲	ایں وآں	این وآں
۱۵۵	۵	آذرش	آزرش

رموزِ بے خودی میں املائی اُسلوب کی غلطیاں اوران کی درستی:

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۳	خدائور ستم	خدار ستم
۱۶	۶	نہ	نُہ
۱۷	۸	خردہ	خردئہ
۲۴	۶	جانِ جہاں	جانِ جہاں
۲۵	۲	پروار	پرواز
۲۵	۵	نفی	نفیِ
۴۲	۳	زنداں	زندانِ

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۴۶	٦	کردں	کردن
۶۴	۲	خوبکرپاس	خوبہ کرپاس
۶۷	۲	زنداں گُل	زندانِ گلِ

پیام مشرق میں املائی اُسلوب کی غلطیاں اوران کی درستی:

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
ب	۱۴	افسانۂ	افسانہ
د	۱۹	بودن	بوڈن
ہ	۲۰	سوائے	سوا
۱۴	۳	آذر	آزر
۲۰	۲	کلیسائو	کلیساو
۷۴	۷	بند	بیند
۸۵	۱۰	آذرم	آزرم
۸۹	۹	نگہت	نکہت
۱۰۳	۹	کوہسار	کہسار
۱۱۴	۸	لالۂ خاک	لالہ زخاک
۱۱۷	۴	مصرعۂ	مصرعِ
۱۱۹	۵	لِلّٰ	للہ
۱۲۷	۹	فقیہہ	فقیہ
۱۳۰	حاشیہ	دوبند	روبند

زبور عجم میں املائی اُسلوب کی غلطیاں اوران کی درستی:

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۷	۴	ہاوفتدآتش	باوفتدزآتش
۲۰۵	۱۰	انگبیں۔ہمیں	انگبین۔ہمین
۲۰۸	۷	مقالے	مقامے
۲۰۹	۳	درد	درد

جاوید نامہ میں املائی اُسلوب کی غلطیاں اوران کی درستی:

صفحہ	سطر	غلط	صحیح

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۴۶	۱۱	تانہ بنی	تابہ بنی
۱۰۸	۷	از پئے	از پئے
۱۳۳	حاشیہ	--	فقیز:تالاب
۱۵۱	۱۰	آنکہ	آں کہ

"یہ فیصلہ نہایت مناسب تھا،اس لیے کہ اُردو حروف تہجّی میں "تاے موقوفہ" یاتاے مدوّر" نام کی کوئی چیز نہیں اور اِس کی مطلق ضرورت نہیں کہ ،ضرورت کے بغیر،اس فہرست میں ایک صورت کااضافہ کیاجائے۔اِس بِناپر،ایسے لفظ جن کوتاے مدوّر کے ساتھ لکھاجاتارہاہے،اب اُن کو 'ت' کے ساتھ لکھاجائے۔ایسے متعدّد لفظوں کوت سے لکھا بھی جانے لگاہے۔مثلاً"نجاتہ" اور "حیاتہ"اب کوئی نہیں لکھتا،البتہ "صلوتہ" اور "زکوتہ" کے دونوں املادیکھنے میں آتے رہتے ہیں۔"(۲۲)

"کلام اقبال کی تدوین کے سلسلے میں ایک خاص وجہ سے ایسے تحقیقی التزامات کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔وجہ یہ ہے کہ اقبال کی حیات میں ان کے جو مجموعے چھپے تھے،ان کی پلیٹیں بہت دنوں تک اچھی حالت میں نہیں رہ سکیں،یوں نئ کتابت کرائی گئی اور ایک ایسا مجموعہ بھی ہے جو پہلی بار اقبال کے انتقال کے بعد شائع ہواہے۔ایسے سارے مجموعوں کامتن تقابل کامتقاضی ہے۔تدوین کے اصولوں کے مطابق اب یہ لازم ہے کہ ایسے جملہ مجموعوں کامکمل طورپر اصل ماخذ سے مقابلہ کیاجائے اوراختلاف متن کی نشاندہی کی جائے۔ (۲۳)

متن کے متعلقات بہت ہوتے ہیں،ان میں ایک بڑا مسئلہ ہوتاہے الفاظ کے تعین کا۔اس تعین میں الفاظ کی صورت نگاری کو بھی شامل سمجھنا چاہیے۔تجربہ یہ بتاتاہے کہ متن کے تعین میں بہت سی بحثیں املائے الفاظ سے متعلق ہوتی ہیں یوں بھی تدوین میں املا کوبنیادی حیثیت حاصل ہے۔میں ایک مثال سے اس کو تفصیل سے پیش کرناچاہوں گاکلیات اقبال شائع کردہ جاوید اقبال میں ایک مصرع ہے:

بدہ ایں کشت راخونابۂ خویش " (ص۔۹۸۶) اقبال اکادمی کے کلیات (فارسی) میں یہ اس طرح ہے:" بدہ ایں کشت راخونابۂ خویش " (ص۔۸۳۷) ارمغان حجاز طبع نہم کاجونسخہ میرے سامنے ہے اس میں یہ اول الذکر کے مطابق ہے۔بہ لحاظ لغت صحیح لفظ" خونابہ" ہے(بھار عجم)۔ارمغان حجاز کے پرانے اڈیشنوں میں " خوننابہ" ہے(جبکہ خونابہ ہوناچاہیے تھا)نئے تحقیقی اڈیشن میں کس طرح لکھاجائے؟اس کے متعلق مرتب یامرتبین کوطے کرناہوگااور اس شعر سے متعلق حاشیے میں اس لفظ سے متعلق ضروری تفصیلات لکھناہوں گی اور جس املا کواختیار کیاجائے گااس کی ترجیح یاصحت کی وضاحت کرناہو گی۔

حقیقت یہ ہے کہ کاتبوں کی بےامتیازی اور کم سوادی نے" خوناب" کو" خوںناب" بنادیا۔" خون ناب" اور" خوناب" دو مختلف لفظ ہیں۔" خوناب" مقلوب ہے" آب خوں" کا۔اسی سے" خونابہ" بناہے۔اقبال اکادمی کلیات میں اسی بناپر زیر بحث مصرعے میں " خونابہ" لکھاگیاہے]اگر اقبال کی کسی تحریر میں ان کے قلم سے اس لفظ کایہی املا(خونابہ)ملتاہے،اس صورت میں اس کی بھی صراحت کی جائے گی۔اس سلسلے میں مرتبین کواپنے طریقہ کار کاتعین کرناہوگا کہ ایسے مقامات پر،جہاں یہ صورت سامنے آئے،کیاطریقہ کاراختیار کیاجائے گا۔ہر صورت میں حواشی میں ایسے مقامات کی وضاحت کی جائے گی۔اس لفظ کے تحت یہ وضاحت بھی کی جاناچاہیے کہ اردو کے بعض لغات میں غلطی سے" خوناب" اور" خوںناب" کوگڈمڈ کردیاگیاہے مثلاًاردو لغت (ترقی اردو بورڈ کراچی) میں یہ غلط مبحث موجود ہے یہ کاتبوں کے طریق نگارش کومستند مان لینے کاکرشمہ ہے۔(۲۴)

ایک مثال،اوپر والی مثال سے مختلف انداز کی: جاوید اقبال والے کلیات میں ایک مصرع ہے:

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

'' خرے رااسب تازی گو،نگویم '' (ص۔ ۸۹۲)۔

اقبال اکادمی کے کلیات میں بھی یہ مصرع اسی طرح ہے۔قدیم فارسی اور ہندوستانی فارسی میں بہ طور عموم'' اسپ'' ملتا ہے(بہار عجم، برہان قاطع)اور جدید فارسی میں '' اسب'' (مع بائے موخدہ) لکھتے ہیں۔(فرہنگ فارسی از ڈاکٹر معین، جلد اول، امثال و حکم از دہخدہ جلد اوّل)۔ایسے الفاظ خاص طور پر وضاحت طلب ہوتے ہیں۔حواشی میں لازماً یہ وضاحت کی جانا چاہیے کہ اس لفظ کی دو صورتیں ہیں اور جس صورت کو اختیار کیا گیا ہے اس کا احوال کیا ہے۔اقبال کی اپنی تحریر میں یہ لفظ کس طرح ملتا ہے کیا کلام اقبال میں کہیں اور یہ لفظ آیا ہے۔اگر آیا ہے تو اسے وہاں کس طرح لکھا گیا ہے۔وجہ ترجیح کا تعین بہ ہر صورت کرنا ہو گا۔(۲۵)الفاظ کی صورت نویسی کا تعین کیوں ضروری ہے،اس کی وضاحت ایک اور مثال سے بہتر طور پر ہو سکے گی۔ایک مثال بال جبریل میں موجود ہے۔اس مصرع میں لفظ''طٰہٰ'' ہے۔قرآن پاک کی سورت کا نام ''طٰہٰ''ہے۔

وہی قرآں، وہی فرقاں، وہی یٰسیں ؔ،وہی طاہا!

جاوید اقبال والے کلیات میں بھی یہ مصرع اسی طرح ہے۔فرق بس یہ ہے کہ بال جبریل میں '' یٰس''ہے اور اس میں یٰسیں ہے یعنی ی کے نقطے دو جگہ ہیں اور لفظ پر خط کے بجائے تخلص کا نشان ملتا ہے اس نشان کا واضح طور پر مطلب یہ ہوا کہ یہ نام نہیں، تخلص ہے (اور اس کا غلط ہونا ظاہر ہے)اقبال اکادمی کے کلیات میں یہ مصرع اس طرح ہے:

وہی قرآں،وہی فرقاں،وہی یٰسیں،وہی طٰہٰ

قرآن میں '' طٰہٰ اور یٰس'' ہے اور یہ دو سورتوں کے نام ہیں۔جس شعر میں یہ دونوں نام آئے ہیں،اس سے معلق حاشیے میں اس اختلاف کی نشان دہی کی جائے گی۔ساتھ ہی یہ بھی دیکھا جائے گا کہ اقبال کے ہاتھ کی تحریر میں اگر یہ لفظ آئے ہیں،تو وہاں ان کا املا کیا ہے۔مرتب جس املا کو ترجیح دے گا،اس کی وجہ بتانا ہو گی۔اصول تدوین کی پابندی کے علاوہ،اس طریق کار کا بڑا فائدہ یہ ہے کہ مرتب مجبور ہوتا ہے ایسے ہر لفظ کی تحقیق پر،اور اس طرح بہت سی غلطیوں سے محفوظ رہتا ہے۔تدوین کے اس طریق کار کی پابندی نہ کیے جانے کا یہ نتیجہ ہے کہ دونوں کلیات اسی طرح کی غلطیوں سے بھرے ہوئے ہیں۔(۲۶)

''اس ضمن میں اس بات کو مد نظر رکھنا ضروری ہے کہ مسلمان،قرآن پاک میں یہ الفاظ جس املا میں پڑھتے ہیں،وہ املا ان کے نزدیک مانوس،مقدس اور قابل احترام ہے۔اگر ہم اس املا کو تبدیل کر کے لکھیں گے تو یہ صورت ہر مسلمان کے لیے نا قابل قبول ہو گی۔مثلاً جب ہم زکوٰۃ کو زکات،صلوٰۃ کو صلات،یٰسین کو یاسین،(۲۷)

جاوید اقبال والے فارسی کلیات میں معروف، مجہول،اور غنہ آوازوں کے لحاظ سے جس طریق املا کو اختیار کیا گیا ہے،یہ وہی املا ہے جو پہلے دن سے ہندوستان میں رائج رہا ہے۔یہ وہی نظام ہے جو ایران میں بھی رائج تھا۔پھر وہاں اس میں تبدیلیاں ہوئیں، مثلاً یہ کہ غنہ آواز ختم ہو گئی یاے۔معروف و مجہول اور واو معروف و مجہول کی تفریق ختم صرف آواز باقی رہ گئی مگر بر صغیر میں ایسی کوئی تبدیلی رو نما نہیں ہوئی۔جاوید اقبال کے کلیات میں آخر لفظ میں واقع یاے معروف اور یاے مجہول میں صورت نگاری کی تفریق کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔غنہ آواز کو بھی بر قرار رکھا گیا ہے۔پرانے طریق نگارش کے مطابق کہ آخر لفظ میں واقع ایسے نون پر نقطہ نہ رکھا جائے۔یہ قطعی طور پر درست طریقہ کار ہے۔اقبال کے ہاتھ کی جو تحریر یں موجود ہیں،اور جن میں سے کچھ کے عکس اقبال اکادمی کلیات میں بھی شامل ہیں۔ان میں اسی طریقہ نگارش کی پابندی ملتی ہے۔(۲۸)

مکاتیب میں املا کی غلطیاں مندرجہ ذیل ہیں:۔

1. ''بعض مکاتیب کی تاریخیں غلط ہیں۔مثلاً انور شاہ کاشمیری کے نام خط کی تاریخ م ۱۹۲۵ء ہے،نہ کہ ۱۹۳۵ء۔

2. بعض مکاتیب کے مکتوب الیہم وہ نہیں جو دراصل تھے۔یوں انتساب کی جو غلطیاں راہ پا گئیں، وہ ایک مدت تک دہرائی جاتی رہیں۔
3. بعض مصالح کی بنیاد پر متن می قطع و برید کی گئی ہے۔مثلاً راس مسعود، مولوی عبدالحق اور اکبر منیر کے نام خطوط ہیں۔
4. بعض جگہ متن میں غیر شعوری طور پر تحریف ہو گئی ہے۔کہیں کہیں متن کے اندر ہی حواشی لکھ دیے گئے ہیں۔
5. بعض مقامات پر شعر اور مصرعے غلط درج ہو گئے ہیں۔مثلاً اقبال نامہ، جلد اوّل، ص ۱۹۱ اور ص ۳۳۷"۔(۲۹)

املائی اُسلوب کلام اقبال میں:

جب مختلف خطی اور مطبوعہ تحریروں کو سامنے رکھا جائے گا اور تقابلی مطالعے کی روشنی میں ترجیحات کی صراحت کے ساتھ متن کا تعین کیا جائے گا، تو اختلاف نسخ سے بہت سی تفصیلات یکجا ہو جائیں گی۔اس کے ساتھ ہی وجہ ترجیح کے تعینات کی تفصیلات بھی ہوں گی یعنی یہ بات کے کسی شعر میں اگر اختلاف متن ہے اور تقابل متن کے بعد کسی ایک صورت کو ترجیح دی گئی ہے تو اس ترجیح کی وجہ کیا ہے۔غرض کہ ایسی جزئیات بہت ہوں گی، اس لیے یہ لازم ہو گا کہ آخر میں تعلیقات کا اضافہ کیا جائے اور ساری تفصیلات کو وہاں یکجا کر دیا جائے۔(۳۰)

راقم مندرجہ ذیل املائی اسلوب کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے مطبوعہ کلام کو مرتب کرے گا۔

۱۔جدید طرز املا کے مطابق ہائے مخلوط اور ہائے ملفوظ میں امتیاز برتا جاتا ہے مگر کلیات اقبال اردو می ۱۹۷۳ء میں ایسے الفاظ ھلادو، مھر و وفا، ھلال، شھر املا کے ساتھ لکھے گئے ہیں، جب کہ مذکورہ الفاظ کو ہلادو، مہر و وفا، ہلال، شہر لکھنا چاہیے تھا۔

۲۔رموز او قاف اور اعراب املا کا باضابطہ حِصّہ تو نہیں مگر صحت تلفظ کے لحاظ سے اہمیت کے حامل ہیں۔

۳۔جدید املا کے مطابق فارسی الفاظ بہ، نہ، چہ، بے وغیرہ کو الفاظ کے ساتھ جوڑ کر نہیں لکھا گیا۔

۴۔اقبال اسم معرفہ (شہر، اشخاص وغیرہ) پر لکیر کھینچ دیتے تھے۔کلامِ اقبال کی طباعت میں یہ اہتمام نظر نہیں آتا۔البتہ کہیں جلی حروف سے لکھا گیا ہے، مگر زیادہ مقامات پر عام قلم سے لکھا گیا ہے۔

۵۔اقبال جہاں اپنا نام لکھتے وہاں نام پر (ؒ) لکھ دیتے تھے۔ظاہر ہے یہ علامت صرف حضرت محمد ﷺ کا نام کے ساتھ مخفف کے طور پر لکھی جاتی ہے۔تو طباعت میں یہ علامت نہیں لکھی گئی۔

۶۔اقبال اکثر الفاظ ملا کر لکھتے تھے، جیسے آپکا، ملجانی چاہیے، کرونگا۔گمشدہ وغیرہ۔انجمن ترقی اردو کی اصلاح رسم الخط کمیٹی نے تجویز دی تھی کہ الگ لفظوں کو ملا کر نہ لکھا جائے۔

۱۔اُردو کلام کے ساتھ ساتھ فارسی کلام میں بھی اِملا کی اَغلاط ملتی ہیں۔جیسے حقائیق، حقائق۔گو یم، گو ئم

۲۔علامہ صاحب مخلوط آواز کے ہندی حروف وہ اکثر ہائے مختفی سے لکھتے تھے، جیسے بہوپال (بھوپال)

بہائی (بھائی)، بہلا (بھلا)، لکہنے (لکھنے) مجہے (مجھے)۔اسی طرح لفظ ہے بھی دونوں طرح (ہے، ھے) قلمی نسخوں میں ملتا ہے۔

راقم نے ضرب کلیم کی چند نظموں کا انتخاب کیا اور املا کی غلطیوں کی نشاندہی کی۔سب سے پہلے ضربِ کلیم کی بیاض حاصل کی۔اس کے بعد کلیاتِ اقبال اُردو، (اشاعت اوّل) شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور اور کلیات اقبال اُردو، اقبال اکادمی پاکستان لاہور کا انتخاب کیا۔اِن تینوں کا آپس میں موازنہ کرنے کے بعد کلام اقبال میں املا کی اَغلاط کی نشان دہی ہوئی۔

تیاترَ

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

تری خودی سے ہے روشن ترا حریمِ وجود
حیات کیا ہے؟۲ ۔ اُسی کا سُرور و سوز و ثبات

بلند تر مہ و پرویں سے ہے اُسی کا مقام
اُسی کے نُور سے پیدا ہیں تیرے ذات و صفات ۳

حریم تیرا، ۴ خودی غیر کی! معاذ اللہ ۵
دوبارہ زندہ نہ کر کاروبارِ لات و منات! ۶

یہی کمال ہے تمثیل کا کہ تُو نہ رہے!
رہا نہ تو ' ۷ تو نہ سوزِ خودی، نہ سازِ حیات! ۸
علامہ محمد اقبال

کلامِ اقبال میں اِملائی اُسلوب کی غلطیاں اور اُن کی درستی:

۱۔ بیاض ''ضرب کلیم''میں یہ مصرع پہلے یوں تھا''ایک روشنی کہ تیرا بدن ہے جس کا امین''اس میں ترمیم کرکے موجودہ شکل دی گئی۔یہ مصرع اب دونوں کلیاتِ اقبال اُردو میں درج ہے۔

۲۔ ''حیات کیا ہے'' کے بعد بیاض ''ضرب کلیم'' میں سوالیہ علامت(؟)استعمال کی گئی ہے۔کلیات ِاقبال اُردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور میں سوالیہ نشان (؟) لگایا گیا ہے۔جب کہ کلیات اقبال اُردو،اقبال کادمی میں سوالیہ نشان (؟) نہیں لگایا گیا بلکہ سکتہ کی علامت کا اضافہ کیا گیا ہے جب کہ اس سے قبل تمام اشاعتوں میں اور بیاض میں سوالیہ علامت ہے۔

۳۔ بیاض میں اس مصرع میں لفظ''پیدا '' کی جگہ پہلے ''روشن''لکھا گیا تھا۔

۴۔ ''حریم تیرا''کے بعد بیاض میں کوئی علامت استعمال نہیں ہوئی۔جب کہ کلیات اقبال اُردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز کے کلیات میں سکتہ کی علامت کا اضافہ نہیں کیا گیا۔اقبال اکادمی کے کلیات میں 'سکتہ ' کی علامت کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۵۔ اس مصرع میں دو دفعہ ترمیم کی گئی۔پہلے یوں لکھا''تیرے بدن میں خودی غیر کی ! معاذ اللہ''پھر اس میں یوں تبدیلی کی گئی۔''تیرے حریم میں خودی غیر کی ! معاذ اللہ''۔اس میں ترمیم کر کے موجودہ صورت میں لکھا گیا۔

۶۔ یہ مصرع پہلے یوں تھا''ہنر ہے یہ کہ پریشانی ضمیر حیات''بعد میں مکمل طور پر اس کو تبدیل کر دیا گیا۔

۷۔ ''رہا نہ تُو''کے بعد'اقبال اکادمی کے کلیات میں (،) سکتہ کی علامت حذف کر دی گئی ہے جب شیخ غلام اینڈ سنز کے کلیات اور بیاض میں یہ علامت سکتہ (،)موجود ہے۔

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۸۔ ضرب کلیم کی بیاض سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مصرع میں دو دفعہ تبدیلی کی گئی۔ پہلی صُورت یوں تھی "تو نہیں تو نہ سوز خُودی نہ نار حیات" اس میں ترمیم کرکے یوں لکھا گیا۔

"جو نہیں ہے تو، تو نہ سوز خُودی، نہ نازِ حیات" اسے بھی تبدیل کرکے موجودہ صورت میں لکھ دیا۔

اِشتراکیت

قوموں کی رِوِش سے مجھے ہوتا ہے یہ معلوم
بے سُود ۱ نہیں رُوس ۲ کی یہ گرمیٔ ۳ رفتار! ۴

اندیشہ ہُوا شوخیٔ افکار ۵ پہ مجبور
فرسُودہ طریقوں سے زمانہ ہُوا بیزار! ۶

انساں کی ہوَس نے جنھیں ۷ رکھا تھا چھُپا کر
کھُلتے نظر آتے ہیں بتدریج وہ اَسرار! (۸)

قُرآن میں ہو غوطہ زن اے مردِ مسلماں ۹
اللہ کرے تجھ کو عطا جِدّتِ کردار

جو حرفِ قُلِ العفو میں پوشیدہ ہے ۱۰ اب تک
اس دَور میں شاید وہ حقیقت ہو نمودار!

علامہ محمد اقبالؒ

کلامِ اقبال میں اِملائی اُسلوب کی غلطیاں اور اُن کی درستی:

۱۔ ضربِ کلیم کی بیاض میں اس لفظ کی جگہ پہلے لفظ "بیکار" لکھا۔ اسے کاٹ کر "بے سود" کر دیا۔

۲۔ "روس" کو نمایاں کرنے کے لیے علامہ اقبال نے اس کے اوپر لکیر ڈالی تھی جبکہ تمام اشاعتوں میں موٹے قلم سے لکھ کر نمایاں کیا گیا۔ کلیات اقبال اُردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز میں روس موٹے لفظ میں لکھا گیا ہے اور کلیاتِ اقبال اُردو، اقبال کادمی میں عام انداز سے لکھا گیا ہے۔

۳۔ ضربِ کلیم کی بیاض میں یہ ترکیب ہمزہ کے ساتھ یوں لکھی گئی ہے "گرمیٔ رفتار"۔ کُلیاتِ اقبال اردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز میں "گرمیٔ رفتار" استعمال ہوا۔ البتہ اقبال اکادمی کے کلیات میں اسے زیر کی اضافت کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ "گرمیِ رفتار"۔

۴،۶،۸۔ ضرب کلیم کی بیاض میں ان مصرعوں کے آخر میں ندائیہ علامت ہے۔ کُلیات اِقبال اُردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز میں ندائیہ (!) علامت استعمال ہوتی رہی ہے البتہ اقبال اکادمی کے کُلیات کے میں اسے حذف کر دیا گیا ہے۔

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۵۔ضرب کلیم کی بیاض میں یہ ترکیب ہمزہ کے ساتھ یوں لکھی گئی ہے'' شوخیٔ افکار''۔۔کُلیاتِ اِقبال اُردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز میں بھی شوخیٔ اَفکار لکھاہوا ہے۔البتہ اقبال اکادمی کے کلیات میں اسے زیر کی اضافت کے ساتھ یوں لکھا گیا ہے''شوخیِ افکار''۔

۷۔ضرب کلیم بیاض میں یہ لفظ ہائے مخفی یوں لکھا گیا ہے''جنہیں ''۔کلیات اقبال اُردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز اور البتہ اقبال اکادمی کے کلیات میں جنھیں استعمال ہوا ہے۔

۹۔ضرب کلیم بیاض میں یہ لفظ''مسلماں'' نون غنہ کے ساتھ یوں لکھا گیا ہے۔ ''مسلماں'' اور سولہویں اشاعت تک اسی طرح کتابت ہوتا رہا۔سترھویں اشاعت سے نون کے ساتھ'' مسلمان'' لکھا جارہا ہے۔کلیات اقبال اردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز اور اقبال اکادمی کے کلیات میں اسے درست ''مسلمان'' کر دیا گیا ہے۔

۱۰۔بیاض میں پہلے'' تھی '' لکھا پھر اسے کاٹ دیا اور'' ہے'' لکھ دیا۔

ابی سینیا

(۱۸۔اگست ۱۹۳۵ء)

یورپ کے کرگسوں کو نہیں ہے ابھی خبر
ہے کتنی زہر ناک ابی سینیا کی لاش ۱
ہونے کو ہے یہ مردہ دیرینہ قاش قاش!

تہذیب کا کمال شرافت کا ہے زوال
غارت گری جہاں میں ہے اَقوام کی معاش ۲
ہر ۳ گرگ کو ہے برّہ معصوم کی تلاش!

اے وائے آبروئے کلیسا کا آئینہ ۴
روما نے کر دیا سرِ بازار پاش پاش ۵
پیرِ کلیسیا! ۶ یہ حقیقت ہے دلخراش!۷

علامہ محمد اقبالؔ

کلامِ اقبال میں اِملائی اُسلوب کی غلطیاں اور اُن کی درستی:

۱۔اقبال نے ضرب کلیم کی نظم ''ابی سینیا'' کی بیاض کا بند نمبر ۲ متداول بند نمبر ا ہے۔اَشعار کی ترتیب میں تبدیلی کی گئی ہے۔اِقبال کی اس نظم کا ایک بند'' کلیات باقیات اقبال'' میں لکھا گیا ہے۔ڈاکٹر صابر کلوروی نے بیاض کا حوالہ دے کر وہ بند تحریر کیا ہے۔میرے پاس ضربِ کلیم کی بیاض موجود ہے۔ضربِ کلیم کی اس بیاض میں یہ بند نہیں لکھا ہوا۔

جب سے ہوا ہو دین و سیاست میں افتراق
غارت گری جہاں میں ہے،اقوام کی معاش
کرتا ہے قافلے، ہر راہزن تلاش(۳۱)

۲۔اقبال نے ضرب کلیم کی نظم ''ابی سینیا ''کی بیاض میں بند نمبر ا کے تیسرے مصرع میں ندائیہ(!) کی علامت استعمال کی ہے۔کُلیاتِ اقبال اُردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور پہلے بند کے تیسرا مصرع میں ندائیہ (!) کی علامت استعمال کی گئی ہے اور کُلیاتِ اقبال اُردو،اقبال کادمی میں بھی یہ علامت ندائیہ (!)استعمال نہیں کی گئی۔

۳۔اقبال نے ضرب کلیم کی نظم ''ابی سینیا ''کی بیاض میں بند نمبر ۲ کے تیسرے مصرع میں ندائیہ(!) کی علامت استعمال کی ہے۔کُلیاتِ اِقبال اُردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز دوسرے بند کے تیسرا مصرع میں ندائیہ (!) کی علامت استعمال کی گئی ہے اور کُلیات اقبال اُردو،اقبال کادمی میں بھی یہ علامت ندائیہ (!)استعمال نہیں کی گئی۔

۴۔اقبال نے ضربِ کلیم کی نظم ''ابی سینیا ''کی بیاض میں بند نمبر ۲ کے تیسرے مصرع میں ہائے مخفی کے ساتھ لکھا گیا ہے۔کُلیات اقبال اردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز دوسرے بند کے تیسرا مصرع ہائے دوچشمی یعنی ''ھر'' لکھا گیا ہے۔جب کہ کُلیاتِ اقبال اُردو،اقبال کادمی میں ہائے مخفی یعنی ''ہر''لکھا گیا ہے۔

۵۔اقبال نے ضربِ کلیم کی نظم ''ابی سینیا ''کی بیاض میں بند نمبر ۳ کے پہلا مصرع یہ لفظ ''آئینہ''لکھا گیا ہے۔کلیاتِ اقبال اُردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز کے بند نمبر ۳ کے پہلا مصرع میں ''ی'' کے بغیر اور ء کے نیچے زیر کے ساتھ یعنی ''ائِنہ''لکھا گیا ہے۔جب کہ کلیات اقبال اُردو،اقبال کادمی میں ء کے نیچے زیر کو بھی ہٹادیا گیا ہے۔

٦۔اقبال نے ضربِ کلیم کی نظم ''ابی سینیا ''کی بیاض میں بند نمبر ۳ کے دوسرے اور تیسرے مصرعوں میں ندائیہ (!) کی علامت استعمال ہوئی ہے۔کلیاتِ اقبال اُردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز کے بند نمبر ۳ کے دوسرے اور تیسرے مصرعوں میں ندائیہ (!) کی علامات استعمال ہوئی ہیں۔جب کہ کلیات اقبال اُردو،اقبال اکادمی میں یہ علامتیں استعمال نہیں ہوئیں۔

۷۔اقبال نے ضرب کلیم کی نظم ''ابی سینیا ''کی بیاض میں یہ لفظ الگ لگ یعنی ''دل خراش'' لکھا ہے۔کلیات اقبال اردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز اور کلیات اقبال اُردو،اقبال کادمی میں یہ لفظ دلخراش استعمال ہوا ہے۔

''مسولینی''

(اپنے مشرقی اور مغربی حریفوں سے) ١

کیا زمانے سے نرالا ہے مسولینی کا جُرم؟ ٢
بے محل بِگڑا ہے معصومانِ یورپ کا مزاج

میں پھٹکتا ہُوں تو چھلنی کو بُرا لگتا ہے کیوں
ہیں سبھی تہذیب کے اوزار! تُو چھلنی، میں چھاج ! ۳؎

میرے سودائے ملوکیّت کو ٹھکراتے ہو تم
تم نے کیا توڑے نہیں کمزور قوموں کے زُجاج؟

یہ عجائب شعبدے کس کی ملوکیّت کے ہیں
راجدھانی ۴؎ ہے، مگر باقی نہ راجہ۵؎ ہے نہ راج ۶؎

آلِ سیزر چوبِ نَے کی آبیاری میں رہے
اور تم دُنیا کے بنجر بھی نہ چھوڑو بے خراج!

تم نے لوٹے بے نوا صحرا نشینوں کے خیام
تم نے لوٹی کشتِ دہقاں، ۷؎ تم نے لوٹے تخت و تاج!

پردہ تہذیب میں غارت گری، آدم کشی۸؎
کل رَوا رکھی۹؎ تھی تم نے، میں رَوا رکھتا ہوں آج!

علامہ محمد اقبال

کلامِ اقبال میں اِملائی اُسلوب کی غلطیاں اور اُن کی درستی:

۱۔اقبال نے ضرب کلیم کی نظم ''مسولینی '' کی بیاض نظم کے عنوان کے نیچے بریکٹ میں '' اپنے فرنگی حریفوں سے ''لکھا ہے۔کُلیات ِاقبال اُردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز (اشاعت اوّل)لاہور اور کُلیاتِ اقبال اُردو،اقبال اکادمی پاکستان،لاہور میں ''اپنے مشرقی اور مغربی حریفوں سے''لکھا گیا ہے۔

۲۔اقبال نے ضربِ کلیم کی نظم ''مسولینی''کی بیاض میں سات اشعار لکھے اس کے بعد ان اشعار کی ترتیب میں تبدیلی کے لیے نمبر لگائے ہیں۔پانچ نمبر شعر کو چھ اور چھ نمبر شعر کو پانچ نمبر لگایا ہے۔اقبال نے ضرب کلیم میں نظم '' مسولینی''کی اشاعت پر بیاض والی ترتیب ہی رکھی ہے۔

۳۔ضربِ کلیم کی نظم ''مسولینی '' کی بیاض میں پہلا شعر کے پہلا مصرع کے آخر پر سوالیہ(؟)علامت ہے۔جب کہ کُلیاتِ اقبال اُردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز (اشاعت اوّل)لاہور میں سوالیہ علامت(؟)استعمال کی گئی ہے اور کُلیات ِاقبال اُردو،اقبال اکادمی پاکستان،لاہور میں ندائیہ(!)کی علامت استعمال کی گئی ہے۔اسی طرح لفظ'' چھلنی'' کے بعد سکتہ کی علامت استعمال ہوئی ہے جو اس سے قبل کسی اشاعت میں نہیں تھا۔

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۴۔ضربِ کلیم کی نظم ''مسولینی '' کی بیاض شعر نمبر ۴ کے دوسرے مصرع کے آخر میں ہائے مخفی کے ساتھ ''تاجدہانی'' لکھا ہے۔کُلیاتِ اقبال اُردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز (اشاعت اوّل) لاہور اور کلیات اقبال اُردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور میں ہائے دوچشمی سے ''راجدھانی'' لکھا ہے۔

۵۔ضربِ کلیم کی نظم ''مسولینی '' کی بیاض میں ''راجہ'' لکھا گیا ہے۔کلیات اقبال اُردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز (اشاعت اوّل) لاہور میں بھی راجہ لکھا گیا ہے۔جب کہ کلیات اقبال اُردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور میں ''راجا'' لکھا گیا ہے۔

۶۔ضربِ کلیم کی نظم ''مسولینی '' کی بیاض میں ''راجدھانی ہے'' اور ''راجہ ہے'' کے بعد سکتہ کی علامت بیاض میں علامہ اقبال نے استعمال نہیں کی۔سترھویں اشاعت سے یہ علامت استعمال ہورہی اور اقبال اکادمی کے کلیاے میں ''راجہ ہے'' کے بعد یہ علامت حذف کر دی گئی ہے البتہ ''راجدھانی'' کے بعد موجود ہے۔

۷۔ضربِ کلیم کی بیاض میں اس مصرع میں ''دہقان'' کے بعد آخر میں ندائیہ علامت (!) استعمال کی گئی ہے اور تمام اشاعتوں ہو رہی ہے لیکن اقبال اکادمی کے کلیات میں ''دہقان'' کے بعد ندائیہ علامت حذف کر کے سکتہ کی علامت لگادی گئی ہے اور آخر میں ندائیہ علامت حذف کر دی گئی ہے۔

۸۔ضربِ کلیم کی نظم ''مسولینی '' کی بیاض میں پہلے مصرع میں یوں لکھا گیا ''پردۂ تہذیب میں آدم کشی، گارت گری'' اس میں مصرع میں معمولی ترمیم کی گئی۔کلیات اقبال اُردو، شیخ غلام علی اینڈ سنز (اشاعت اوّل) لاہور اور کلیات اقبال اُردو، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور میں مصرع کی تبدیلی کی گئی ہے۔

> ''زبان و بیان اور روز مرہ و محاورہ کے علاوہ، اساتذہ کا کلام، اس اعتبار سے بھی بطورِ مثال و استناد پیش کیا جاتا ہے کہ اُن کے ہاں کسی خاص لفظ کا املا کیا ہے؟ ہر چند کہ بعض حالتوں میں اسے سو فی صد صحیح شکل قرار دینا درست نہیں ہوتا، تاہم اس سے صحتِ املا پر بھی توجہ دینا نہایت ضروری ہے۔''(۳۲)

> ''زبان کے معیار میں املا کا بڑا اہم کردار ہے۔اگر املا درست نہیں زبان معیاری نہیں کہلا سکتی۔زبان کی شائستگی اور پختگی کا اظہار اس کے املا سے ہوتا ہے۔زبان کی عمدگی اگر شخصیت کو جاذبِ توجہ بناتی ہے تو زبان کا املا اس کی زبان صحت کو نمایاں کر تا ہے۔اس لیے زبان کو استعمال کرتے ہوئے پوری احتیاط کی جانی چاہیے کہ قواعد کی درستگی کی طرح املا بھی درست استعمال کیا جائے۔لیکن بعض افراد زبان کے املا کے استعمال میں بہت محتاط نہیں ہوتے۔اس طرح متعدد الفاظ کا املا غلط استعمال کرتے ہیں۔''(۳۳)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی لکھتے ہیں:۔

> ''راقم کے خیال میں مشاورتی کمیٹی نے کلامِ اقبال میں، املا کے مسئلے اور اس کی نزاکت و اہمیت کا پُوری طرح اِدراک نہیں کیا۔کلیات (۱۹۷۳ء) کے املا میں مشاورتی کمیٹی کے اس فیصلے کی پابندی نہیں کی گئی کہ: مختلف الفاظ کا املا '' جیسے ہے، ویسے ہی رہنے دیا جائے''، بلکہ املا میں متعدد تصرّفات کیے گئے ہیں۔بیشتر تصرّفات سے املا کی صورت درست اور بہتر ہو گئی ہے مگر بعض املائی تصرّفات کے نتیجے میں صحیح املا کو غلط بنادیا گیا ہے یا املا کی بہتر صورت کو ترک کر دیا گیا ہے۔''(۳۴)

علامہ اقبال کے مطبوعہ کلام میں اِملائی اُسلوب کی بہت غلطیاں موجود ہیں۔جن کی درستی کی گنجائش موجود ہے۔میں نے علامہ اقبال کی کتابوں کا اِملائی اُسلوب کے حوالے سے جائزہ لیا اور چند نظموں کا بھی املائی اُسلوب کے حوالے سے جائزہ لیا ہے۔

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

کلامِ اقبال اُردو و فارسی میں قواعد و زبان کے جن اُمور کی طرف بہت کم توجہ دی گئی ہے اُن میں سے ایک اِملا کا مسئلہ ہے۔ یہ بات پیشِ نظر ہونی چاہیے درج شدہ الفاظ کی درست اور معیاری صورت کیا ہے۔ جب کلامِ اقبال اُردو و فارسی بنظرِ غائر مطالعہ کیا جاتا ہے تو یہ بات شدت سے محسوس ہوتی ہے کلامِ اقبال کے حقوقِ اشاعت کے خاتمہ کی وجہ سے مختلف ناشرین کی طرف سے کلامِ اقبال کی بہتات بازاروں میں عام دستیاب ہے، اور ان میں وہی مسئلہ املا کا ہے جس کی طرف قطعاً کوئی توجہ نہیں دی گئی۔ کلیاتِ اقبال کا املائی اُسلوب کے لحاظ سے معیاری اڈیشن مرتّب کیا جانا ضروری ہے۔ یہ ایسی کمی ہے جس پر جس قدر افسوس کیا جائے، کم ہے۔ موجودہ دور میں کلامِ اقبال کو جمع کر کے "کلیات اقبال" کے نام سے شائع کیا جارہا ہے۔ ان میں بھی املا کی غلطیوں کی کثرت ہے جو کہ حل طلب مسئلہ ہے املا کے معیار کے مطابق ان نسخوں کی اشاعت کا مناسب بندوبست ہونا چاہیے تاکہ املائی اُسلوب بہتر ہو۔

حوالہ جات

۱۔ فرمان فتح پوری، ڈاکٹر، اُردو املا اور رسم الخط (اصول و مسائل)، لاہور، سنگِ میل پبلی کیشنز، ۱۹۷۷ء، ص: ۱۲

۲۔ رشید حسن خاں، اُردو اِملا، دہلی، نیشنل اکادمی، ۱۹۷۴ء، ص: ۲۲، ۱۴

۳۔ شازیہ آفتاب، اُردو میں اصلاحِ اِملا کی کوششیں۔ تحقیقی و تنقیدی جائزہ، اسلام آباد، ادارہ فروغِ قومی زبان، ۲۰۱۲ء، ص: ۱

۴۔ خلیل احمد بیگ، مرزا، پروفیسر، اُسلوبیاتی تنقید، نئی دہلی، قومی کونسل برائے فروغ اُردو زبان، ۲۰۱۴ء، ص: ۷۶

۵۔ گوپی چند نارنگ، اَدبی تنقید اور اُسلوبیات، لاہور، سنگ میل پبلی کیشنز، ۱۹۹۱ء، ص: ۱۵

۶۔ اسلوب احمد انصاری، حرف و معنی، علی گڑھ، ایجوکیشنل بک ہاؤس، ۱۹۹۸ء) ص: ۴۰

۷۔ غلام حُسین ذوالفقار، پروفیسر، ڈاکٹر، اقبال ایک مطالعہ، لاہور، اقبال اکادمی پاکستان، ۱۹۸۷ء، ص: ۲۲۶

۸۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، اقبالیات: تفہیم و تجزیہ، لاہور، اقبال اکادمی پاکستان، ۲۰۱۶ء، ص: ۲۸۹

۹۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ، لاہور، اقبال اکادمی پاکستان، ۲۰۱۱ء) ص: ۷۹

۱۰۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ: ۶۹، ۶۸

۱۱۔ جاوید اقبال، اعتذار، کُلیات اقبال فارسی، لاہور، شیخ غلام علی اینڈ سنز، ۱۹۹۰ء، ص:

۱۲۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ: ۷۲

۱۳۔ جاوید اقبال، اعتذار، کُلیات اقبال فارسی۔ ص: ہ

۱۴۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، اقبالیات: تفہیم و تجزیہ۔ ص: ۲۷۶

۱۵۔ ایضاً۔ ص: ۲۷۶

۱۶۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ۔ ص: ۶۵۔۶۶

۱۷۔ ایضاً۔ ص: ۷۶۔۷۷

۱۸۔ ایضاً۔ ص: ۱۰۷

۱۹۔ ایضاً۔ ص: ۱۱۹

۲۰۔ ایضاً ص: ۱۵۱

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

۲۱۔ایضاًص:۱٦۹

۲۲۔رشید حسن خاں،اُردو اِملا،دہلی، نیشنل اکادمی، ۱۹۷۴ء، ص:۱۲۰،۱۸

۲۳۔رفیع الدین ہاشمی،ڈاکٹر،اقبالیات، تفہیم و تجزیہ، ص:۲۹۰۔۲۹۱

۲۴۔ایضاً۔ص:۲۹۲

۲۵۔ایضاً۔ص:۲۹۲

۲٦۔ایضاً۔ ۲۹

۲۷۔محمد آفتاب احمد ثاقب،ڈاکٹر،اُردو قواعد واِملا کے بنیادی اصول،راولپنڈی، نقش گر، ۲۰۱۳ء، ص:۱۴۵

۲۸۔رفیع الدین ہاشمی،ڈاکٹر،اقبالیات، تفہیم و تجزیہ، ص:۲۹۷

۲۹۔ تحسین فراقی،ڈاکٹر، جہاتِ اقبال،لاہور، بزمِ اقبال،۲۰۱٦ء، ص:۸۹

۳۰۔رفیع الدین ہاشمی،ڈاکٹر،اقبالیات، تفہیم و تجزیہ، ص:۲۹۱

۳۱۔صابر کلوروی،ڈاکٹر، کلیات باقیات اقبال،لاہور،اقبال اکادمی پاکستان، ۲۰۰۴ء، ص:۴۷۷

۳۲۔رفیع الدین ہاشمی،ڈاکٹر، تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ، ص:۷۹

۳۳۔ معین الدین عقیل، پروفیسر،ڈاکٹر، رسمیاتِ مقالہ نگاری، کراچی، پاکستان اسٹڈی سینٹر، جامعہ کراچی، ۲۰۱۳ء، ص:۵۴

۳۴۔رفیع الدین ہاشمی،ڈاکٹر، تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ، ص:۸۰

References in Roman Script:

1. Farman Fateh Puri, Dr., Urdu Imla aur Rasmul Khat(Usool-o-Masail), Lahore,Sang-e-Meel Publications,1977, p:12
2. Rasheed Hassan Khan,Urdu Imla, Dehli,National Academy,1974,p:22,14
3. Shazia Aftab,Urdu Men Islah-e-Imla Ki Kosaheen: Tahqeeqi O Tanqeedi Jayza, , Islamabad, Idara Faroogh Qoomi Zaban, 2012, p.1
4. Khalil Ahmad Baig, Mirza, Professor, Uslobiyati Tanqeed, New Delhi, Qoomi Council Baray Faroogh Urdu Zaban, 2014, p.76
5. Gopi Chand Narang, Adbai Tanqeed our Uslobiyat, Lahore, Sang-e-mail Publications, 1991, p: 15
6. Usloob Ahmad Ansari, Harf wa Mani, Aligarh, Educational Book House,1998, p. 40
7. Ghulam Hussain Zulfiqar, Professor, Dr. Iqbal Ek Mutalaa, Lahore, Iqbal Akademi Pakistan, 1987, p. 226
8. Rafiuddin Hashmi, Dr., Iqbaliyat:Tafheem-e-Tajziya, Lahore, Iqbal Akademi Pakistan, 2016, p: 289

9. Rafiuddin Hashmi, Dr., Tassaneef-e-Iqbal Ka Tahqeeqi O Tozehie Mutalia, Lahore, Iqbal Akademi Pakistan, 2011, p. 79
10. Ibid, p68, 69
11. Javed Iqbal, Itizar, Kalyat Iqbal Farsi, Lahore, Sheikh Ghulam Ali and Sons, 1990, p. 12.
12. Rafiuddin Hashmi, Dr., Tassaneef-e-Iqbal Ka Tahqeeqi O Tozehie Mutalia, Lahore, Iqbal Akademi Pakistan, 2011, p 72
13. Javed Iqbal, Itizar, Kalyat Iqbal Farsi, Lahore, Sheikh Ghulam Ali and Sons, 1990, p.۶
14. Rafiuddin Hashmi, Dr., Iqbaliyat:Tafheem-e-Tajziya, Lahore, Iqbal Akademi Pakistan, 2016, p. 276
15. Ibid, P.276
16. Rafiuddin Hashmi, Dr., Tassaneef-e-Iqbal Ka Tahqeeqi O Tozehie Mutalia, Lahore, Iqbal Akademi Pakistan, 2011, p. 65-66
17. Ibid, P.76-77
18. Ibid, P.107
19. Ibid, P.119
20. Ibid, P. 151
21. Ibid, P. 169
22. Rasheed Hassan Khan,Urdu Imla, Dehli,National Academy,1974,p.18,120
23. Rafiuddin Hashmi, Dr., Iqbaliyat:Tafheem-e-Tajziya, Lahore, Iqbal Akademi Pakistan, 2016, p. 290-291
24. Ibid, P. 292
25. Ibid, P. 292
26. Ibid, P. 29
27. Muhammad Aftab Ahmad Saqib, Dr., Urdu Quwaid o Imla Ky Bunyadi Usool, Rawalpindi, Naqshgar, 2013, p. 145
28. Rafiuddin Hashmi, Dr., Iqbaliyat:Tafheem-e-Tajziya, Lahore, Iqbal Akademi Pakistan, 2016, p. 297
29. Tahsin Faraqi, Dr., Jahat-e-Iqbal, Lahore, Bazm-i-Iqbal, 2016, p.89
30. Rafiuddin Hashmi, Dr., Iqbaliyat:Tafheem-e-Tajziya, Lahore, Iqbal Akademi Pakistan, 2016, p. 291
31. Sabir Kalorvi, Dr., Kalyat Baqiyat Iqbal, Lahore, Iqbal Academy Pakistan, 2004, p. 477

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

32. Rafiuddin Hashmi, Dr., Tassaneef-e-Iqbal Ka Tahqeeqi O Tozehie Mutalia, Lahore, Iqbal Akademi Pakistan, 2011, p. 79
33. Moinuddin Aqeel, Professor, Doctor, Rasmiyat-e-Maqala Nigari, Karachi: Pakistan Study Center, Jam-e-Karaci, 2013, p: 54
34. Rafiuddin Hashmi, Dr., Tassaneef-e-Iqbal Ka Tahqeeqi O Tozehie Mutalia, Lahore, Iqbal Akademi Pakistan, 2011, p. 80